26771-اسلامی ممالک میں موجود بنکوں کی ملازمت کرنا

سوال

کیا اسلامی ممالک میں موجود سودی لین دین کرنے والے بنکوں میں کام کرنا جائز ہے ؟ میرا خاوند سودی لین دین کرنے والے ایک بنک میں ملازم ہے ، وہ ادارہ کی ٹیکنکل معلومات کے متعلق کمپیوٹر پروگرامر کی حیثیت سے کام کرتا ہے ، اوراس کا بنیادی کام سارے کمپیوٹر نظام کو صحیح شکل میں رکھنا اور نئے پروگرام چلانے کے ساتھ بنک ملازمین کا تعاون ہے .

میں جانتی ہوں کہ فوائد (سود) حرام ہیں , اور یہ بہت بڑی معصیت وگناہ ہے ، لیکن میں نے بنک میں ملازمت کے متعلق بہت ساری آراء سنی ہیں ، جن میں سے یہ بھی ہے کہ بعض علماء کا کہنا ہے کہ :

(اگر آپ کا کام سیدھا اورڈائریکٹ فوائد کے ساتھ وابستہ نہ ہو، اور بنک کے لیے (فوائد کے علاوہ) اور بھی آمدن کے ذرائع اور مصادر ہوں توپھر بنک میں ملازمت کرنی جائز ہے) .

ہماری آمدن کا واحد ذریعہ یہی ہے جس پر اب تک ہماری گزر بسر ہو رہی ہے ، میری گزارش ہے کہ آپ مجھے یہ بتائیں کہ اس ملازمت کے ذریعہ ہماری آمدن حرام ہے کہ حلال ؟

پسندیدہ جواب

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو حق کی معرفت اور پہچان کی حرص رکھنےاس کی کوشش پر جزائے خیر عطا فرمائے , اور آپ کے خاوند کو مباح اور جائز کام جس میں کوئی گناہ نہ ہو کی توفیق عطا فرمائے .

آپ یہ جان لیں کہ سودی بنکوں میں مطلق طور پر ملازمت جائز نہیں ، کیونکہ اس میں سودخوری یا پھر سود لکھنا ، یا اس پر گواہ بننا ، یا سودی لین دین کرنے والے کے ساتھ تعاون ہے .

کبار اہل علم نے سودی بنکوں میں ملازمت کی حرمت کا فتوی جاری کر رکھا ہے ، اگرچہ کام یا ملازمت کا تعلق سود سے وابستہ اور ملا ہوا نہ بھی ہو، مثلا پہریداری ، یا صفائی اور خدمت وغیرہ .

ذیل میں ہم چند ایک فتوی جات ذکر کرتے ہیں ، اور یہ تنبیہ بھی کرتے ہیں کہ آپ کے خاوند کے کام اور ملازمت کا سود کے ساتھ گہرا اور قوی تعلق ہے اور اسے لکھنا اوراس کی توثیق بھی ہے ، کیونکہ آپ کے قول کے مطابق :

اس کا بنیادی اور اساسی کام کمپیوٹر کے سارے نظام کی صحیح شکل میں ضمانت دینا کہ وہ صحیح کام کر رہے ہیں ، اور نئے پروگرام چلانا اور بنک کے ملازمین کا تعاون کرنا ہے .

مستقل فتوی کیمٹی کے فتاوی جات میں ہے کہ :

(کسی بھی مسلمان شخص کے لیے سودی لین دین کرنے والے بنک میں کام اور ملازمت کرنا جائز نہیں ، اگرچہ اس کے ذمہ لگایا گیا کام سودی نہ بھی ہو؛اس لیے کہ اس سے وہاں سودی لین دین کرنے والے ملازمین کی ضروریات پوری ہوتی ہیں اور وہ اپنے سودی کاروبار میں اس سے مدد اور تعاون لیتے ہیں .

حالانکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اور تم گناہ اور ظلم وزیادتی کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون نہ کرو}. المائدۃ (2).

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (41/15).

مستقل فتاوى اور علمى ريسرچ كميٹى سے مندرجہ ذيل سوال كيا گيا :

حالى اور موجودہ بنكوں ميں كام كرنے كا كيا حكم ہے ؟

كميٹى كا جواب تھا :

موجودہ اور حالى قرضوں اور مالى اداروں اور بنكوں كے اكثر معاملات سود پر مشتمل ہيں، اور يہ كتاب و سنت اور امت كے اجماع سے حرام ہيں، اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے تو يہ حكم لگايا ہے كہ :

جو كوئى بھى سود خور اور سود كھلانے والے كى لكھنے يا گواہى دينے يا اس طرح كا كوئى اور كام كر كے تعاون كرے وہ سود خور اور سود كھلانے والے دونوں پر لعنت اور اللہ تعالى كى رحمت سے دورى ميں برابر كا شريك ہے.

لہذا صحيح مسلم وغيرہ ميں جابر رضى اللہ تعالى عنہ سے حديث مروى ہے كہ :

"رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے سود كھانے اور كھلانے والے، اور اسے لكھنے اور اس كى گواہى دينے والے پر لعنت فرمائى، اور فرمايا : كہ يہ سب برابر ہيں"

اور جو لوگ مالى ادارے بنكوں ميں ملازمت اور كام كرتے ہيں وہ بنك والوں كے لين دين لكھنے يا گواہى دينے يا كاغذات منتقل كرنے يا رقم لينے اور دوسروں كو دينے ميں ان كے معاون و مددگار ہيں، جس ميں سودى لين دين كرنے اور سود خوروں كے ساتھ معاونت ہے.

اور اس سے يہ معلوم ہو جاتا ہے كہ : موجودہ مالى اداروں ميں ملازمت اور كام كرنا حرام ہے، لہذا مسلمان شخص كو چاہيے كہ وہ اس سے اجتناب كرے، اور كمائى اور آمدن كے ايسے طريقہ تلاش كرے جو اللہ تعالى نے اس كے ليے حلال اور مباح كيے ہيں، اور يہ طريقہ بہت زيادہ ہيں، اسے چاہيے كہ وہ اپنے پروردگار اور رب سے ڈرے اس كا تقوى اختيار كرے اور اپنے آپ كو اللہ تعالى اور اس كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم كى لعنت كا مستحق نہ ٹھرائے.

ديكھيں : فتاوى اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلميۃ والافتاء (38/15).

اور مستقل فتوى كميٹى (اللجنۃ الدائمۃ) سے مندرجہ ذيل سوالات كيے گئے :

(ا- كيا بنك ميں اور خاص كر اسلامى ممالك كے اندر بنكوں ميں ملازمت حلال ہے يا حرام ؟

ب- كيا بنكوں ميں كچھ اقسام حلال بھى ہيں، جيسا كہ اب تردد ہو رہا ہے، اور جب صحيح ہو تو كس طرح ؟)

كميٹى كا جواب تھا :

اول :

سودى لين دين كرنے والے بنكوں ميں ملازمت اور كام كرنا حرام ہے، چاہے وہ اسلامى ممالك ميں ہوں يا كسى كافر ملك ميں، كيونكہ اس ميں گناہ اور برائى اور ظلم و زيادتى ميں بنك كے ساتھ تعاون ہے. جس سے اللہ تعالى نے اپنے اس فرمان ميں منع فرمايا ہے :

.{اور تم نیکی اور بھلائی کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کیا کرو، اور برائی اور گناہ اور ظلم وزیادتی میں ایک دوسرے کا تعاون نہ کرو}۔المائدۃ(2)

دوم :

جو کچھ ہمیں شریعت مطہرہ سے پتہ چلا ہے اس کے مطابق سودی بنک کی کوئی بھی قسم مستثنی نہیں، کیونکہ برائی اور گناہ اور ظلم زیادتی میں سب بنک ملازمین کا ایک دوسرے کے ساتھ تعاون پایا جاتا ہے.

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء(55/15).

اور کمیٹی سے یہ بھی سوال کیا گیا کہ :

ایک الیکٹرانک آلات کی کمپنی جو سودی بنکوں کے ساتھ لین دین کرتی ہے میں انجینئر کی حثیت سے ملازمت کرنے کا حکم کیا ہے, یہ کمپنی آلات (کمپیوٹر، فوٹوسٹیٹ مشین، اور ٹیلی فون وغیرہ) بنک کو فروخت کرتی ہے، اور ہمارا کام چند ایام کے بعد بنک جا کر ان آلات کی مرمت کرنا اوران آلات کی تنصیب وغیرہ ہے، توکیا یہ کام اس اساس کی بنا پر حرام ہے کہ بنک ان آلات کے ذریعہ اپنے معاملات کو منظم اور مرتب کرتا اور حساب وکتاب کرتا ہے، تو اس طرح ہم معصیت اور نافرمانی میں اس کی معاونت کرتے ہیں ؟)

کمیٹی کا جواب تھا :

(جس طرح آپ نے ذکر کیا ہے اس کے مطابق آپ کا یہ کام کرنا جائز نہیں، کیونکہ ایسا کرنے میں گناہ اور برائی اور ظلم وزیادتی میں معاونت ہے)

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیہ والافتاء(18/15).

اور مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں یہ بھی ہے کہ :

(جو بنک سودی لین دین کرتے ہیں مسلمان شخص کے لیے اس میں کام کرنا جائز نہیں، کیونکہ اس میں سودی لین دین اور معاملات میں معاونت ہوتی ہے، یہ معاونت چاہے کسی بھی طریقہ سے ہو لکھ کر یا پھر گواہی اور پہرہ کے ذریعہ یا اس کے علاوہ کوئی اور تعاون کی صورت میں اس لیے کہ اس میں بنک کے ساتھ تعاون کرنا گناہ اور برائی اور ظلم وزیادتی میں تعاون ہے، اور اللہ سبحانہ وتعالی نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے :

.{اور نیکی اور بھلائی کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کیا کرو، اور گناہ وبرائی اور ظلم وزیادتی میں ایک دوسرے کا تعاون نہ کرو}۔المائدۃ(2)

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیہ والافتاء(48/15).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے سوال کیا گیا کہ :

کیا سودی ادارے اور ایجنسی میں ڈرائیور یا چوکیداری کی ملازمت کرنا جائز ہے ؟

توشیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

سودی اداروں اور ایجنسیوں میں ملازمت اور کام کرنا جائز نہیں انسان چاہے ڈرائیور یا چوکیدار ہی کیوں نہ ہو، یہ اس لیے کہ اس کا سودی اداروں میں ملازمت کرنے سے اس کی رضامندی لازم آتی ہے، کیونکہ جو کسی چیز کو ناپسند کرتا ہو وہ اس ناپسند کردہ چیز کی مصلحت کے لیے کام نہیں کرتا، لھذا جب وہ اس کی مصلحت کے لیے کام کرے گا تو پھر وہ اس سے راضی ہے، اور کسی حرام چیز پر رضامند ہونے والا شخص اس کا گناہ پاتا ہے، لیکن جو شخص بلاواسطہ خود ہی لکھے اور اسے احاطہ قید میں لائے اور روانہ اور وصول کرے یا اس طرح کے اور کام کرے تو بلاشک یہ حرام کو ڈائریکٹ اور سیدھا ہے.

اور حدیث سے ثابت ہے کہ جابر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے اور کھلانے اور اس کے دونوں گواہوں اور اس کے لکھنے والے پر لعنت فرمائی اور فرمایا: وہ سب برابر ہیں. انتھی

دیکھیں: کتاب فتاوی اسلامیۃ (401/2).

اس کے علاوہ کئی ایک مشہور اور معلوم فتاوی جات ہیں جو سودی بنکوں میں ملازمت اور کام کرنے کی حرمت بیان کرتے ہیں، چاہے کام کسی بھی نوعیت کا ہو.

لھذا اس بنا پر آپ کے خاوند پر واجب اور ضروری ہے کہ وہ جو کچھ ہو چکا اس پر اللہ تعالی سے معافی مانگے اور توبہ واستغفار کرتے ہوئے اس کام کو چھوڑ دے، اور اسے اللہ تعالی پر توکل کرنا اور یقین کرنا چاہیے کہ روزی رساں صرف اللہ تعالی ہی ہے، اور بلاشبہ رزق اس کی جانب سے ہی ہے:

فرمان باری تعالی ہے:

.{اور جو کوئی بھی اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرے کرتا ہے اللہ تعالی اس کے لیے نکلنے کی راہ نکال دیتا ہے، اور اسے رزق بھی ایسی جگہ سے دیتا ہے جہاں سے اسے وہم وگمان بھی نہیں ہوتا، اور جو کوئی اللہ تعالی پر توکل اور بھروسہ کرے اللہ تعالی اسے کافی ہوجاتا ہے، بلاشبہ اللہ تعالی اپنے معاملے کو پورا کرنے والا ہے، اللہ تعالی نے ہر چیز کے لیے ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے}. الطلاق (2–3).

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے حلال کے ساتھ اپنے حرام سے بے پرواہ کردے.

واللہ اعلم.